پاکستان کے جیل خانوں میں

قیدیوں کے حقوق و مراعات

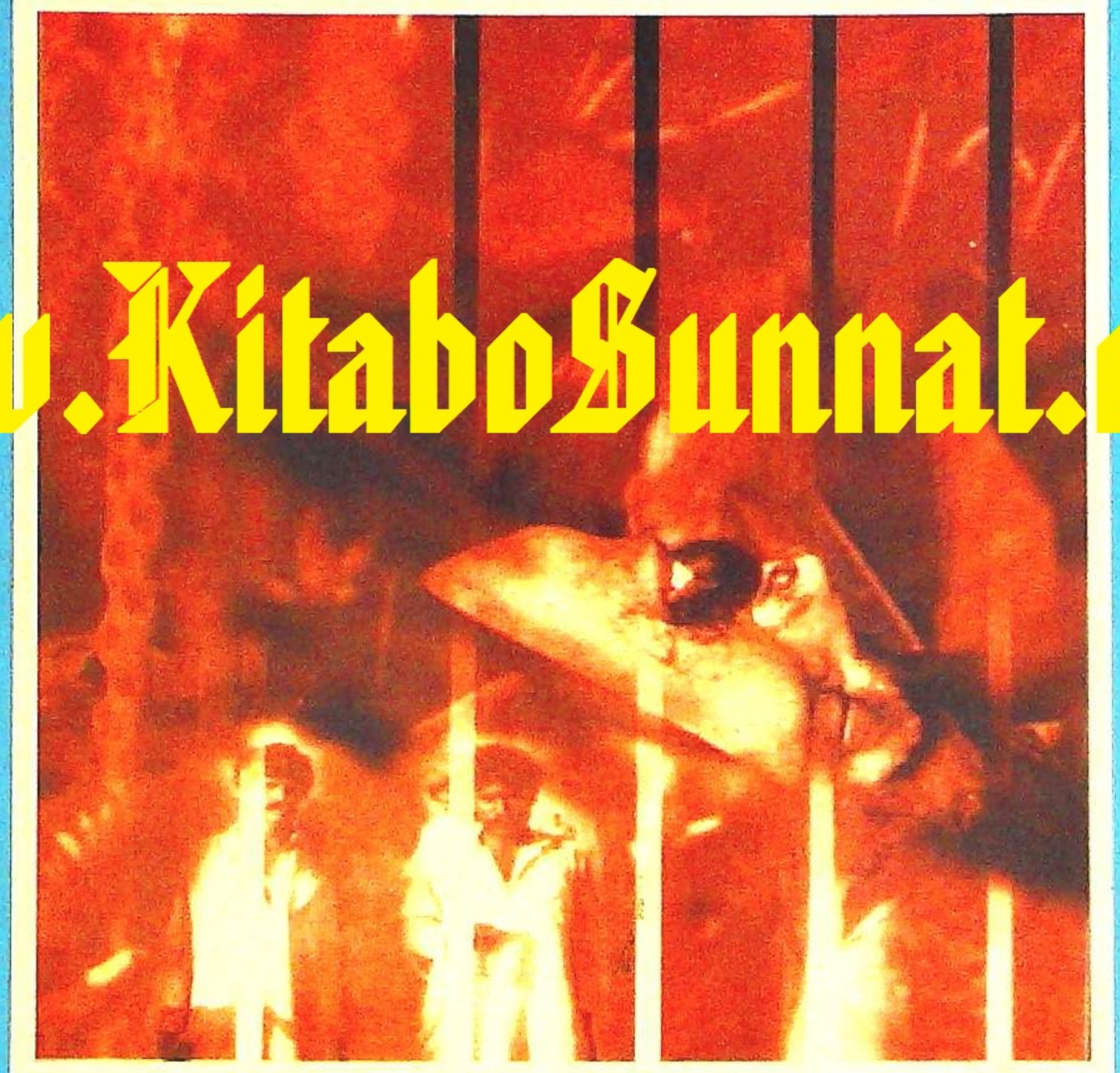

www.KitaboSunnat.com

ترتیب و تلخیص:- ڈاکٹر عبدالمجید اولکھ (پی۔ایچ۔ڈی۔امریکہ)

زیر ہدائت:۔ایس۔ایم۔ظفر (سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان)

ہیومن رائٹس سوسائٹی آف پاکستان

Ahmad Arcade, 161- Ferozepur Road, Lahore.
Tel: 7226406-7570257-8 Fax: 7570256
E-mail: hrsp@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اور بہتر کھانا کھلاؤ اُس (اللہ) کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو (القرآن: 76-8)

PRISONERS' FACILITIES IN PAKISTAN

پاکستان میں
قیدیوں و اسیران کی جیل خانہ جات میں
سہولیات، حقوق و مراعات کا خلاصہ

زیر دستورِ ملکی، احکامِ فوجداری انصاف

و

قوانین وقواعدِ جیل خانہ جات

معہ

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

ترتیب و تلخیص:۔

ڈاکٹر عبدالمجید اولکھ

(پی ایچ۔ڈی: امریکہ)

پرنسپل (ر) جیل سٹاف ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، وزارتِ داخلہ، حکومتِ پاکستان

زیر ہدایت:۔

ایس۔ایم۔ظفر

سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

و چیئرمین ہیومن رائٹس سوسائٹی آف پاکستان

www.kitabosunnat.com

ہیومن رائٹس سوسائٹی آف پاکستان

احمد آرکیڈ۔161، فیروز پور روڈ، لاہور۔ پاکستان

فون: 7570257-8

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

ہیومن رائٹس سوسائٹی آف پاکستان ملکی اور بین الاقوامی سطح پر حقوق انسانی کے لیے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں میں منفرد و نمایاں مقام رکھتی ہے اور 1976ء سے انسانی حقوق کے علمبردار اور نامور قانون دان جناب ایس ایم ظفر کی سربراہی میں سرگرمِ عمل ہے جبکہ معروف دانشوروں میں بیگم مہناز رفیع سنیئر وائس چیئر پرسن، پروفیسر ہمایوں احسان پرنسپل پاکستان کالج آف لاء وائس چیئرمین، ڈاکٹر مسکین علی حجازی سابق چیئرمین شعبہ صحافت پنجاب یونیورسٹی وائس چیئرمین، چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ اور افتخار علی کلچہ چیف آرگنائزر کے طور پر رہنمائی کر رہے ہیں۔ سوسائٹی نے اس دوران انسانی حقوق کی بحالی اور اس سلسلہ میں رائے عامہ کی بیداری کے لیے اپنی مسلسل جدوجہد جاری رکھی ہے اور اس کے لیے کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

پاکستان سمیت تیسری دنیا کے اکثر ممالک میں جہاں انسانی حقوق کی عمومی صورتحال کبھی تسلی بخش نہیں ہے وہاں جیل خانوں میں بند افراد کے حقوق کس قدر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ کئی تنظیمیں اور افراد قیدیوں کے حقوق کی نگہداشت اور بحالی کے لیے برسوں سے مصروف عمل ہیں۔ ان کاوشوں کے جو بھی نتائج نکلے ہوں یہاں اہم بات یہ ہے کہ رفتہ رفتہ قیدیوں اور ان سے متعلق افراد میں ان حقوق کے بارے میں شعور پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے۔

زیرِ نظر کتابچہ جیلخانہ جات کی حالت زار، اس سلسلہ میں ہونے والی اصلاحات اور قیدیوں کے فلاح و بہبود کے لیے قانون سازی پر اختصار نویسی کا شاہکار ہے۔ اگرچہ اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ اس کی زبان و بیان عام فہم اور سادہ ہو تاکہ قیدیوں کو اس کے مطالعے سے اپنے حقوق کا ادراک ہو۔ فاضل مئولف نے اس سلسلہ میں مقدور بھر کوشش کی ہے۔ البتہ مشکل قانونی و عدالتی اصطلاحات کو شاید اس سے زیادہ سہل بنانا ممکن نہیں تھا۔ اس کتابچہ کی اہمیت اس لحاظ سے دوچند ہو جاتی ہے کہ مئولف خود جیل سٹاف ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل رہے ہیں۔ انہیں نہ صرف قیدیوں کے مسائل و حقوق کا احساس ہے بلکہ وہ قانونی طور پر حاصل ان حقوق کے بارے میں علم رکھتے ہیں۔ جن کی جیلخانوں میں عموماً پاسداری نہیں کی جاتی۔

ہمیں یقین ہے کہ یہ کتابچہ قیدیوں کے حقوق اور جیل خانوں کے بارے میں شعور کو نہ صرف اُجاگر کرے گا بلکہ اس کے لیے مزید اصلاحات اور قانون سازی کے لیے بھی مددگار ثابت ہوگا۔

اُمید کی جاسکتی ہے کہ یہ مختصر کتابچہ اس سلسلہ میں زیادہ ضخیم اور اہم تصنیفات کا راستہ کھولے گا اور ہماری محنت رنگ لائے گی

اے ایم شکوری
سیکرٹری جنرل

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
فون 25598

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

مراعات، حقوق وسہولیات قیدیاں وحوالاتیاں

حصہ اوّل

خلاصہ دستوری احکام، بنیادی قوانین جیل خانہ جات واصولہائے اقوامِ متحدہ

(I) خلاصہ احکامِ دستور پاکستان 1973ء بسلسلہ اسیری/جیل بندی: (i)

۱۔ آرٹیکل ۴ ہر شہری کے ہر معاملہ کو قانون کے مطابق حل کیا جائے گا۔

۲۔ آرٹیکل ۹ کسی شہری یا فرد کی آزادی کو قانون کے سوائے کسی طرح بھی سُلب نہ کیا جائے گا۔

۳۔ آرٹیکل ۱۰ کسی بھی فرد کو جسے کہ گرفتار کرلیا گیا ہو بغیر وجہ بتائے قید میں نہیں رکھا جائیگا۔ نظر بندی کے چوبیس گھنٹوں میں مجاز جج/مجسٹریٹ/عدالت کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ نظر بند کر لئے گئے افراد کی تین ماہ میں ہائی کورٹ کا بورڈ ایسی نظر بندی پر نظر ثانی کریگا۔

۴۔ آرٹیکل ۱۲ موثر بہ ماضی کوئی سزا نہیں دی جاسکتی یعنی کسی سے کوئی فعل سرزد ہوا جو اُسوقت جرم نہ تھا اُسکی مابعد سزا نہیں دی جاسکتی۔

۵۔ آرٹیکل ۱۳ کسی ایک جرم میں کسی فرد کو دوسری بار سزا نہیں ملے گی۔ کسی بھی شہری کو کسی بھی الزام میں کسی بھی طور اپنے خلاف گواہی دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ آرٹیکل ۱۹۹ دستور پاکستان کے تحت ہر پاکستانی شہری کسی بھی غیر قانونی گرفتاری کو بذریعہ رٹ ہائی کورٹ میں چیلنج کرسکتا ہے۔ ہائی کورٹ اپنے اختیار سے یا کسی درخواست گذار کی رِٹ کی فوری سماعت پر کسی نظر بندی یا قید کو کالعدم قرار دے سکتی ہے۔

(۷) شیڈول چار کی مشترکہ لسٹ میں تعزیرات پاکستان 1860ء ضابطہ فوجداری 1898ء اور قوانین

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان اور بنیادی قوانین جیلخانہ جات پر قیدیوں کے مسائل، جیلخانہ جات کے نظام اور نظر بندوں کے سلسلے میں 1978ء سے پہلے بنیادی قوانین پر ہی چند عدالتی نظریں موجود ہیں۔ 1978 تک انتظام وانصرام جیلخانہ جات اور قیدیوں کی نگرانی ومحافظت کے معاملات جیل مینول کے تحت رہے۔ مینول کے پیراجات پر عملدرآمد کے لیے اعلیٰ عدالتیں غور نہ کرتی تھیں۔ لیکن آب قواعد جیلخانہ جات 1978ء کا قانونی درجہ اعلیٰ عدالتوں میں رٹوں سے اور اِنکے جسٹس صاحبان کی ذاتی توجہ میں آرہا ہے۔ وہ جیل افسران وعملہ کی اِن قواعد کی خلاف ورزی کا اپنے سرکاری معائنہ سے یا کسی قیدی کی بذریعہ خط شکایت پر یا ہائی کورٹ سے نامزد کسی وکیل یا مجاز اتھارٹی کی رپورٹ یا کسی بھی شہری کی توجہ دلانے یا اخباری شکایت یا پاکستان کی بار ایسوسی ایشنز کی توجہ دلاؤ درخواست پر کسی بھی جیل میں کسی بھی بدنظمی یا قیدیوں سے زیادتی کا سخت نوٹس لے سکتے ہیں۔ اس طرح 1978ء سے جیل قواعد پر عمل درآمد کے سلسلے میں کئی عدالتی نظریں قائم ہوچکی ہیں۔

(ii) یہ امر انتہائی توجہ طلب ہے کہ آپ بطور سزایاب قیدی، حوالاتی، نظر بند یا سزائے موت کی کوٹھڑی میں قواعد نظم وضبط اور جیل کے روزانہ معمولات کے قواعد کے مطابق رہیں اور باب تئیس قواعد جیلخانہ جات 1978ء کے تحت جیل جرائم سے بچیں۔ جب جیل سپرنٹنڈنٹ کے معائنہ پر یا خود اُنکے سامنے پیش ہوکر آپ عرض یا درخواست سے اپنا مسئلہ حل کرا سکتے ہیں تو اس سلسلہ میں جھگڑوں سے بچ سکتے ہیں۔ آپکا جیل میں ڈالا جانا جیل حکام کے حکم سے نہیں نہ ہی وہ آپ کو قواعد کے طریقہ کے علاوہ جیل سے رہا کرسکتے ہیں۔ اگر اِسکے باوجود مسئلہ حل نہ ہو تو قواعد میں دئے گئے طریقہ سے ہی شکایت کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیل خانہ جات پر وفاقی وصوبائی حکومتیں اپنے اپنے حلقہ اختیار میں مکمل طور پر عملدرآمد کرا سکتی ہیں۔

(II) خلاصہ تعزیراتی، فوجداری، امن عامہ، مملکتی معاملات و دیگر قوانین اسیری و جیل بندی:

ا۔ ضوابطِ تعزیراتِ پاکستان 1860ء:

اس قانون میں ایک سو بیالیس سالوں میں کئی ترامیم سے بے شمار نئی دفعات ڈالی گئیں اور بے شمار دفعات نکالی گئیں۔ تاہم اب جو پانچ سو سے زائد دفعات ہیں ان میں کچھ جرم کی تعریف کرتی ہیں اور کچھ سزائیں مقرر کرتی ہیں۔ پولیس عموماً سو قسم کے دست اندازی پولیس جرائم کا نوٹس لیتی ہے بلکہ عام طور پر کوئی چالیس پچاس دفعات ہی کے تحت الیف۔ آئی۔ آر درج کرتی ہے۔ اسطرح عدالتیں ضوابطِ تعزیرات پاکستان کے تحت ملزموں کو بطور حوالاتی اور سزا پر مجرموں کو قید محض یا قید بامشقت ملنے پر عدالتی حکم دیکر جیل میں بند کرتی ہیں۔ سالانہ اوسطاً کوئی پانچ لاکھ حوالاتی اور کوئی دو لاکھ سزایاب قیدی ملک کے چار صوبوں کے اٹھہتر جیل خانوں میں بند کئے جاتے ہیں جن میں سزائے موت والے بھی مقید ہوتے ہیں۔ اس وقت بڑی جیلوں میں پچپن سو (5500) سے زائد قیدی موت سزا کی کوٹھریوں میں پڑے ہیں جہاں گنجائش گیارہ سو (1100) کی ہے۔

حکومت (صدر یا گورنر) دفعہ 54 تعزیرات پاکستان کے تحت سزائے موت اور دفعہ 55 کے تحت عمر قید کی سزا یا مملکت کے خلاف کسی بھی جرم کی سزا کو معاف کر سکتی ہے مگر جہاں مظلوم موجود ہو یا کہ مقتول کے وارث ہوں تو انکی مرضی کے بغیر معافی یا مصالحت ممکن نہیں۔ دفعہ 309 ت۔ پ کے تحت مقتول کے وارث ہی کوئی سزا معاف کر سکتے ہیں۔ ایسی معافیاں ضابطہ فوجداری دفعات 401 تا 403 سی کے تحت انہیں شرطوں پر وارثوں سے ہی مل سکتی ہیں۔

www.kitabosunnat.com

۲۔ قوانین حدودِ اسلامی 1979ء:

قوانین امتناعِ شراب، حدِ زنا، حدِ سرقہ اور حدِ قذف کے سلسلے میں بلاضمانت بطور حوالاتی جیل بندی ہوتی ہے۔ مگر پورے طور پر اسلامی معیار کی مقرر تزکیۃ الشہود یعنی حقی سچی شہادت نہ ملنے پر اِن اسلامی حدود میں گرفتار مجرموں کو شرعی عدالتوں سے سزائے قید ہی عام معمول ہے۔ لہذا پاکستان بھر میں آج تک کوئی حد لاگو نہیں کی جا سکی۔

۳۔ ضابطہ فوجداری 1898ء:

یہ قانون تمام تعزیری، حدود و دیگر جرائم خصوصی و مقامی قوانین کی خلاف ورزیوں پر کسی فرد کو بطور ملزم اور بطور سزایاب مجرم پکڑ کر جیل میں ڈالنے کے لئے پولیس، پولیس معاونین، پراسیکیوشن اور عدالتوں کے اختیارات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور فرائض و دیگر معاملات کے بارے میں پوری شرح وبست سے احکام وضع کرتا ہے۔ اسکی دفعہ 61 کے تحت پولیس کو چوبیس گھنٹوں کے اندر کسی گرفتار ملزم کو عدالت مجاز میں پیش کرنا ہوتا ہے جو اسے بطور حوالاتی جیل بھجوا دیتی ہے یا ضمانت لے کر چھوڑ سکتی ہے یا پولیس کو مزید تفتیش کے لیے ریمانڈ پر دے سکتی ہے۔ ضابطہء فوجداری کی دفعہ 382۔بی کے تحت جیل میں حوالاتی کا حوالات کا عرصہ عموماً عدالتوں کو عرصہ سزا میں نکال کر شمار کرنے کا حکم دینا چاہیے۔ دفعہ 401 تا 403۔سی ضابطہء فوجداری کے تحت سرکار کے خلاف جرم پر صوبائی یا وفاقی حکومت (صدر یا گورنر) سزائیں معاف کر سکتے ہیں مگر اگر مقتول کے وارث ہوں یا مظلوم موجود ہو تو اسکی رضامندی ضروری ہے۔

۴۔ قانون تحفظِ امن عامہ 1960ء:

اس کے تحت کسی بھی فرد کو کسی بھی وقت صوبائی یا وفاقی حکومت کے احکام سے جیل میں تین ماہ تک نظر بند کیا جا سکتا ہے جسے چھ ماہ تک بڑھایا جا سکتا ہے یا اعلیٰ عدالتی بورڈ کے احکام لینا ہونگے۔(i)

۵۔ مملکتی قیدیاں کے ضوابط 1818ء:

کسی بھی فرد کو حکومتی احکام سے اتنے پرانے اِن ضوابط کے تحت وقتی طور پر عدالتی احکام حاصل کر لینے تک جیل میں ڈالا جا سکتا ہے جسکو اَب قواعدِ جیلخانہ جات 1978 کے تحت منضبط کر دیا گیا ہے۔(ii)

(III) قوانین جیل خانہ جات وقیدیاں وحوالاتیان اور اسیر بچگان ومقیدِ نوعمران:

(الف) قانون جیل خانہ جات 1894ء:

ا۔ باب اول تا سوئم۔ دفعہ 1 تا 23۔ حوالاتیاں یا ملزمان اور سزایاب قیدیوں کے لئے جز وقتی کل وقتی قیام کا

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) اگر آپ بغیر سزا کے کسی جیل خانہ میں مقید ہیں تو جیل کی انتظامیہ کا بنیادی فریضہ ہے کہ آپکی ہر طرح رہنمائی کرے کہ آپکو کس جرم میں کس قانون کے تحت گرفتار کیا گیا۔ اور اسکے بارے میں آپ کیا چارہ جوئی کریں۔ اگر سزایاب ہو گئے ہیں تو کہاں اپیل کریں۔ اس سلسلے میں قواعد جیل خانہ جات 1978ء کے باب پانچ میں وضاحت ہے۔ جبکہ باب پندرہ حوالاتی کے بارے میں احکام پر مبنی ہے۔ حوالاتی کو دورانِ تفتیش صرف تھانے میں رکھا جا سکتا ہے یا عدالتی تحویل میں جیل بھیجنا چاہیے میں حوالہ پی۔ ایل۔ ڈی لاہور 1965 صفحہ 324۔

(ii) باب بائیس قواعد جیل خانہ جات قاعدہ 538 تا 550 آپکو اپنی ایسی قید کے کسی بھی معاملہ پر اپنے عزیز و اقارب یا وکیل سے خط و کتابت کا حق دیتے ہیں۔ اِس میں جیل حکام سے پوری مدد لیں مگر تُو تُو تکرار جھگڑا نہ کریں۔

(iii) آپ اپنے سپرنٹینڈنٹ جیل کو درخواست کر کے قانونی مدد لے سکتے ہیں۔ آپ سپرنٹینڈنٹ صاحب کے ذریعے اپنے سیشن جج صاحب یا ضلعی صدر بار ایسوسی ایشن یا ہائی کورٹ لیگل ایڈ یا ہائی کورٹ بار لیگل ایڈ سیل یا ہیومن رائٹس سوسائٹی، ہیومن رائٹس کمیشن لاہور اور انصار برنی ٹرسٹ کو خود یا عزیز و اقارب کی مدد سے درخواست کر سکتے ہیں۔ آپکے صوبہ کے صوبائی محتسب صاحب بھی فوری کاروائی کر سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہتمام کرنا ہر صوبائی حکومت کا بنیادی فرض ہے ۔ ہر صوبہ کے جیل خانہ جات کے ناظم اعلیٰ (I.G.) صاحب سپرنٹینڈنٹ و دیگر افسران و ماتحت عملہ کے ذریعے ہر جیل کا کما حقہ انتظام وانصرام کریں گے۔ گنجائش سے زائد قیدیوں کے لئے وقتی طور پر اضافی رہائش کا بندوبست کیا جائیگا۔ جیل کی صفائی، قیدیوں کی جسمانی و دماغی تندرستی اور خوراک کے معیار کا ذمہ دار ہر جیلخانہ کا میڈیکل افسر ہوگا۔ وہ کسی بھی قیدی کی موت کی فوری اطلاع دیگا۔ سپرنٹینڈنٹ سے لیکر جیل محافظین یعنی وارڈران تک اپنی اپنی ذمہ داری قواعد میں مقررہ طور پر ادا کریں گے۔ کسی طور پر بغیر رخصت کوئی بھی جیل ملازم غیر حاضر نہ ہوگا۔

۲۔باب چہارم۔ دفعہ 24 تا 26۔ قیدیوں کے داخلہ، رہائی، عدالت جانے یا کسی طور فارغ ہونے اور انکے سامان اور اُنکی رہائی کا باقاعدہ یومیہ ریکارڈ رکھا جائے گا (i)

۳۔باب پنجم۔ دفعہ 27 تا 30۔ قیدیوں کا نظم وضبط، عورتوں کو مردوں سے جدا رکھنا، اکیس سال سے کم عمروں کا علیحدہ حلقہ، سزایاب وحوالاتی جدا جدا رکھنا، جیل افسر سے ہر وقت ربط کے تحت قید تنہائی، اور چوبیس گھنٹہ سے زائد قید تنہائی کے قیدی ملاحظہء قیدی جیل ڈاکٹر کے لیے لازم ہے۔

۴۔باب ششم تا نہم۔ دفعہ 31 تا 41۔ قیدیوں کی خوراک ولباس اور بستر کا انتظام، قیدیوں کی مشقت، قیدیوں کی صحت اور قیدیوں سے ملاقات کے تمام حقوق کا پورا اہتمام جیل انتظامیہ کا فرض ہے۔

۵۔باب دہم۔ دفعہ 42 تا 54۔ جیلوں میں قیدیاں اور عملہء جیل کے جرائم وانکی سزائیں۔

۶۔باب یازدہم۔ دفعہ 55 تا 59۔ قیدیوں کی حفاظت اور نظام چلانے کے لیے قواعد بنانیکا صوبائی اختیار۔

(ب) قانون ریفارمیٹری سکولز 1897ء ۔ (دفعہ 1 تا 32)

پندرہ برس سے کم عمر قیدیوں (اصلاحی طور سزایافتگان) کیلئے یہ قانون بنا۔ بدقسمتی سے اس پر اب تک کسی صوبہ میں کوئی عملدرآمد نہیں ہوسکا۔ (ii)

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) بطور قیدی آپ قواعد جیل خانہ جات کی خلاف ورزی کی بذاتِ خود یا دورہ کے دِن یا پیش ہوکر شکایت سپرنٹینڈنٹ جیل کو کریں۔

(ii) یہ تمام قوانین نظام جیل خانہ جات، قیدیان کے جملہ معاملات اور دیگر تنظیمی ونگرانی کے امور کے احکام کے بنیادی اصول وضع کرتے ہیں۔ اِن جملہ قوانین کی وضاحتیں قواعد جیل خانہ جات 1978 میں پوری شرح وبست سے مندرج ہیں۔

ان احکام جیل خانہ جات کی خلاف ورزی پر عدالتی چارہ جوئی ہائی کورٹ میں رٹ یا محتسب صوبہ کے پاس شکایت سے بھی ہوسکتی ہے۔

ڈسٹرکٹ وہائی کورٹ لیگل ایڈ کمیٹیوں کی مدد سے کاروائی آپکا حق ہے۔ اس سلسلے میں ہیومن رائٹس سوسائٹی اور کمشن بھی آپکی مدد کرسکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ج) قانون قیدیاں 1900ء۔ اسکے تحت جیلوں میں مقید جملہ حوالاتیوں، سزایاب قیدیوں ونظر بندوں کے بارے میں احکام ہیں۔ قیدیوں کا تبادلہ، حوالاتیوں پر عدالتی کنٹرول اور انکی عدالتی پیشی، قیدیوں کی درجہ بندی اور مشقت کے احکام ہیں۔ اِس میں قیدیوں کو عدالت کی یا ضابطہ طلبی پر پیشی کے لیے عدالت مین لانے کے احکام ہیں

(د) قانون شناخت قیدیاں 1920ء۔ (دفعہ 1 تا 9)

اِس قانون کے تحت سال سے زائد سزایاب قیدیاں کے درمیان کھڑا کر کے کسی مقید حوالاتی کا پولیس سب انسپکٹر یا اوپر کے درجہ کے پولیس افسر کے ذریعے جیل میں ایگزیکٹو مجسٹریٹ کی نگرانی میں سرکاری گواہان کو شناختی ملاخطہ کرایا جاتا ہے۔ اِسکا مقصد استغاثہ کے گواہوں سے اصل ملزموں کے قد، وزن، ہاتھوں، سروں اور چہرے کے نشانات کی شناخت کا عدالتی طور اہتمام کر کے یقین کرنا ہے۔

(ر) پروبشین آرڈیننس 1960ء:۔ اس کے تحت پہلا جرم کرنیوالے اتفاقی مجرموں کو ایسے جرائم میں جنکی سزا دو سال تک ہو پروبیشن افسر کی نگرانی میں یا اپنے ہی نیک چلنی کے بانڈ یا خاندانی بھروسہ پر رہا کیا جا سکتا ہے۔ یہ عدالتی پابندی سے آسان، جیل کے غلط اثرات سے بچانے اور سستا و مؤثر ترین قانون اور معاشرتی بحالی کا قانون ہے۔ ملزم پہلی ہی پیشی پر اپنا چھوٹا موٹا قصور جان لے تو اُسی روز پروبشین پر رہائی پا سکتا ہے

(و) قانون آزمائشی رہائی سزایاب قیدیاں بہتر چال چلن 1926ء (دفعہ 1 تا 8)۔ صوبائی حکومت کسی جیل خانہ میں اچھے کردار کے حامل اصلاح پذیر چار ماہ سے زائد سزایاب قیدی رہائی کو آزمائشی یعنی پیرول پر ایک حکومتی لائسنس کے ذریعے جیل سے کسی باکردار اچھی حیثیت کے شہری کی نگرانی میں دے سکتی ہے۔

(ز) پنجاب یورسٹل انسٹی ٹیوشن ایکٹ 1926ء۔ (دفعہ 1 تا 36)

اکیس سال سے کم عمر نوخیز سزایاب قیدیوں کی تعلیم، صنعتی تربیت اور پیشہ ورانہ رہنمائی کیلئے برطانیہ کے اصلاح گھر بمقام یورسٹل طرز کے ادارہ جات میں کرر کھنے کا قانون ہے۔

(iv) کم از کم معیاری قواعد اقوام متحدہ برائے سلوک قیدیان 1955ء اور جوینائل جسٹس سٹینڈرڈ 1973:

اِن عالمی معیارات میں قید میں رکھے گئے بالغ مرد و خواتین، اکیس سال سے کم نوعمروں، اٹھارہ سال سے کم، پندرہ سال سے کم اور بارہ سال سے کم مگر سات سال سے زائد بچوں کو مختلف قید خانوں اور جیلوں میں رکھنے کے لئے کم از کم معیار اور انصاف کا نظام دیا گیا ہے۔ سب ممالک کو اپنانا چاہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم

پاکستان قواعد جیل خانہ جات 1978ء کے تحت قیدیوں کے حقوق، سہولیات و مراعات (i)

(۱) قاعدہ 1۔اسیر آن سے سلوک، اِن کی قید کو منضبط اور انکو محبوس کرنے' انہیں دوسری جیل پر تبدیل کرنے، انکا نظم وضبط رکھنے، اور اِن کی نگرانی پر مقرر جیل عملہ کے فرائض واختیارات کو وضح شدہ احکام کے مطابق استعمال کرنے کے بارے میں قوانین کی فہرست دی گئی ہے۔

(۶ تا ۷) قاعدہ 14, 15, 17, 18 تا 20۔مجسٹریٹ صاحب کے وارنٹ کے بغیر کسی کو قید نہیں کیا جائیگا۔ جیل خانہ میں داخل کرنے پر با قاعدہ ہر قیدی کی شناخت ہوگی۔ ہر قیدی کو داخلہ نمبر دیا جائیگا۔ ہر قیدی کا طبی معائنہ اور زخم وغیرہ جو باہر سے لگیں کا اندراج ہوگا اور اِنکی وجہ کی وضاحت ہوگی۔ ہر قیدی کی اِن امور پر مبنی ہسٹری ٹکٹ بنے گی۔

(۹٫۸) قاعدہ 34 یا 38۔تاریخ رہائی کا اندازہ داخلہ کے وقت ہی مندرج ہو جائیگا۔ پیرول پر گذارہ ہوا عرصہ دوبارہ جیل میں ڈالے جانے پر اصل جرم کی سزا سے خارج ہوگا۔(ii)

(۱۰) قاعدہ 64۔قواعد جیل خانہ جات کے اقتباسات واضح جگہ پر لگانا اور پڑھ کر سنانا لازم ہے۔(iii)

(۱۱) قاعدہ 65۔سزایاب قیدیوں کو ہسٹری ٹکٹ جاری کرنا اور اسکے اندراجات درست رکھنا ضروری ہے۔

(۱۲ تا ۱۸) قاعدہ 68 تا 74۔ذاتی اشیاء و ملکیتی جائیداد منقولہ قیدی اندراج کر کے اُسے رسید دی جائے اور محفوظ رکھا جائے۔

(۱۹) قاعدہ 75۔اشیاء جو قیدی اپنی تحویل میں رکھ سکتا ہے: (iv)

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) یہاں پر جملہ قواعد جیلخانہ جات کے کل 1250 قاعدوں میں محض حوالہ کے طور پر دوسو باسٹھ قواعد کے احکام کا خلاصہ دیا جا رہا ہے۔ یہ صرف حوالہ کے لیے ہے۔تفصیلاً قواعد جیلخانہ جات 1978ء کا مطالعہ کریں۔ اِن میں عدالتی نظریں بھی ہیں۔

(ii) پیرول سے مراد 1926ء کے اچھے رویہ کے مرد وخواتین قیدیوں کی بقیہ سزا سے آزمائشی رہائی کے تحت نگرانی میں لائسنس پر کسی ایسے آفیسر یا پڑھے لکھے شہری یا اصلاحی ماحول کے حامل ادارہ میں دینا ہے جو قیدی کی فیس ادا کر کے خدمت لے اور اُسے اصلاح پذیر کرے۔

1987 SCMR کراچی صفحہ 1399 کی رو سے اچھے رویہ کے قیدی کی رہائی کے قانون 1926ء کے تحت حکومتی لائسنس سے رہا شدہ قیدی کے ایسے عرصہ رہائی کو دوبارہ جیل میں ڈالے جانے پر کل عرصہ سزا سے قاعدہ 38 کے تحت قید سے خارج کر دیا جائیگا۔ یہ سپریم کورٹ کی اِس نوٹ کے ابتداء میں دئے حوالہ کے تحت واضح ہدایت ہے۔

(iii) ہر قیدی کو جیل خانہ میں داخلہ کے وقت جیل خانہ کے نظم وضبط کے قواعد کا خلاصہ پڑھ کر سنانا قاعدہ 64 کے تحت ضروری ہے۔تا کہ بدنظم قیدی جیل جرائم کی سزا سے بچنے کا کوئی بھی بہانہ نہ تراشیں۔ اس سلسلے میں جیل قواعد کے خلاصہ کے چارٹ بھی مخصوص جگہوں پر جیل بورڈوں پر یا جیل کی ڈیوڑھیوں یا برآمدوں میں لگانے ضروری ہیں۔

(iv) ان ذاتی استعمال کی اشیاء میں سپرنٹینڈنٹ صاحب کی اجازت سے اضافہ بھی ہوسکتا ہے۔اور انکی ٹوٹ پھوٹ یا گمشدگی پر نئی اشیاء بھی لائی جاسکتی ہیں۔زیر قاعدہ 89 قیدی کی کسی چیز کو ضائع کرنیوالے سے معاوضہ دلایا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(i) جرسی۔ایک عدد

(ii) بنیان۔دوعدد

(iii) تولیے۔دوعدد

(iv) کمبل،لوئی یادھسہ۔ایک عدد

(v) جرابیں۔دوجوڑے

(vi) لوٹا۔ ایک عدد

(vii) بالوں کا تیل۔ ایک وائل

(viii) ٹوتھ برش۔ ایک عدد

(ix) ٹوتھ پیسٹ یاپاؤڈر۔ ایک عدد

(x) کنگھی۔ ایک عدد

(xi) چھوٹا شیشہ۔ ایک عدد

(xii) دھات کا گلاس۔ ایک عدد

(xiii) چمچہ۔ ایک عدد

(xiv) مگ لوہ چون۔ ایک عدد

(xv) پلیٹ پلاسٹک۔ ایک عدد

(xvi) مگ پلاسٹک۔ ایک عدد

(xviii) شیونگ سیفٹی۔ ایک عدد

(xix) شیونگ برش۔ایک عدد

(xx) تیار جام یااچار۔ایک بوتل

(xxi) سٹینڈرڈ بسکٹ۔ دو پیکٹ

(xxii) سکویش یاشربت۔ ایک بوتل

(xxiii) سویٹر قمیض کے نیچے سردی میں۔ایک عدد

(xxiv) انڈرویئر یانکر۔ایک عدد

(xxv) جائے نماز وتسبیح۔ ایک ایک عدد

(xxvi) نظر کی عینک۔ ایک عدد

(xxvii) بہرہ پن کا آلہء سماعت۔ ایک عدد

(xxviii) پڑھنے کیلئے رسالے وکتابیں۔ایک ایک عدد

(xxix) ماچس یالائٹر۔ ایک عدد

(xxx) یوگرٹ (دہی)۔ایک ڈبہ/ برابر مقدار

(xxxi) جوتے/چپل۔ ہرایک دو جوڑے

(xxxii) ذاتی اشیاء کومحفوظ رکھنے کیلئے چارگیلن کا کارٹن یاڈبہ

(xxxiii) خواتین کے کم قیمت زیورات سونا، چاندی، انگوٹھی، ناک کیل، چوڑیاں وغیرہ برائے خواتین

(xvii) ڈسپوزیبل زیرجامت۔ ایک عدد

(۲۰) قاعدہ 90۔سزایاب قیدیوں کواپیل دائر کرنیکی سہولت۔ (حق)

ہرسزایاب قیدی کا حق ہے کہ وہ ہرطوراور ہرحال میں اپنی سزا کے خلاف اپیل دائر کرسکے۔سپرنٹینڈنٹ جیل ہرقیدی کوابتداء ہی میں سزایاب کے طوردا خلہ پرجیل میں ڈالے جانے کا حکم سزادہرائے اوراسکے خلاف اپیل دائر کرنے اوراپیل سننے والی اتھارٹی کی وضاحت کرے۔قیدی کوواضح طور بتایا جائے گا کہ اس مجاز اپیل اتھارٹی کو کس عرصہ میں اپیل کی درخواست پیش کرنا ضروری ہے۔ایسے اپیل کنندہ قیدی کواسکی تسلی کے مطابق اس سلسلے میں ہرسہولت فراہم کی جائے گی۔(i)

(۲۱) قاعدہ 91۔اپیلیں دائر کرنیکی میعاد۔ (حق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(الف) کسی سزایاب قیدی کو اپنی سزا کے خلاف مندرجہ ذیل عرصہ میں فیصلہ کے روز سے اپیل دائر کرنیکا حق ہے:

(i) ایگزیکٹو مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اپیل کا عرصہ

(ii) سیشن کورٹ میں اپیل دائر کرنیکا عرصہ

(iii) سزائے موت کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنیکا عرصہ

(iv) باقی تمام مقدمات کی سزا میں ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنیکا عرصہ

(v) سپریم کورٹ میں تمام مقدماتِ سزا میں ہر طرح کی اپیل ونگرانی کا عرصہ

(ب) دفعہ 420 ضابطہ فوجداری 1898ء کے تحت سپرنٹینڈنٹ جیل کو اپیل کرنیکی درخواست دینے والا دن بھی مجاز عدالتِ اپیل تک ایسی درخواست بھیجنے کے عرصہ میں زیر قانون میعاد اپیل 1908 شامل ہوگا۔(i)

(ج) سپرنٹینڈنٹ جیل کسی قیدی کی کوئی اپیل کی درخواست کسی وجہ سے بھی نہیں روک سکے گا خواہ وہ زائد المیعاد ہی کیوں نہ ہو کیونکہ میعاد کا معاملہ عدالت نمٹائے گی۔(ii)

(د) دفعہ 371 ضابطہ فوجداری 1898ء کے تحت سزایاب قیدی کو اپنی سزا کے بارے میں سزا دینے والی مجاز عدالت سے فیصلہ کی نقل مفت طور پر فراہم کرنا سپرنٹینڈنٹ جیل متعلقہ کی بنیادی ذمہ داری ہے تاکہ قیدی بروقت اپیل دائر کر سکے۔(iii)

(۲۲ تا ۲۵) قاعدہ جات 101 تا 104۔رحم کی و دیگر اپیل ہائے: (سزایاب قیدی کا حق)(i)

ہر سزایاب قیدی کی زیر دفعہ 401 تا 403 ضابطہء فوجداری 1898ء موت یا دیگر سزاؤں کے لئے صدر اور گورنر صاحبان کو جملہ یا جزوی سزا ختم کرنے کے لئے سپرنٹینڈنٹ کے ذریعے جیل سے آمدہ رحم کی اپیل سننے

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) کسی بھی عدالت سے کوئی بھی سزا مل جائے تو سزا پانے والے قیدی کا دستوری حق ہے کہ وہ جلد از جلد اس سزا کے خلاف اپیل دائر کرے۔اسے فوری طور بذریعہ سپرنٹینڈنٹ جیل فیصلہء سزا کی کاپی مفت فراہم کی جائے گی۔جیل میں وارنٹ افسر کے عہدہ پر اہل ترین اسسٹنٹ سپرنٹینڈنٹ کو اپیل لکھنے و دائر کرنے پر مقرر کیا جانا چاہیے۔بنابریں سزایاب قیدی کی اپیل فوری دائر ہوگی۔

(ii) قاعدہ 91 کو قاعدہ 548 سے ملا کر پڑھا جائے تو 1984 CLC لاہور کے صفحہ 1780 کی رو سے اعلیٰ عدالتی فیصلہ ہے کہ پاکستان لیگل پریکٹیشنرز و بار کونسلز رولز 1976 کے قاعدہ 6 کے تحت ہوم ڈیپارٹمنٹ کی اجازت سے اپیل کنندہ کے جیل میں وکیل سے انٹرویو لازم ہے۔اس پر سپرنٹینڈنٹ جیل لازماً تصدیق دے گا کہ یہ اس سے اعلیٰ انتظامی اتھارٹی یعنی ہوم ڈیپارٹمنٹ کے حکم سے عمل میں آیا۔

(iii) ضابطہ فوجداری کی 1898ء کے سیکشن 420 کی رو سے جب سزایاب کا کوئی عزیز یا رشتہ دار نہ ہو یا اسکی سزا کے خلاف اپیل نہ دائر ہو سکے تو زیر قاعدہ 94 سپرنٹینڈنٹ جیل کا ذاتی فرض ہے اسکی طرف سے لازماً اپیل دائر ہو۔اس سلسلے میں پنجاب کے آئی۔جی صاحب جیل خانہ جات نے زیر چٹھی JB/I.G-1125110-37 مورخہ آٹھ جولائی 1992 واضح احکام بھی دے رکھے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا حق ہے لیکن سزائے موت میں اگر مقتول کے وارث موجود ہوں یا زخمی مظلوم موجود ہو تو انکی رضامندی کے بغیر یہ اپیل نہیں سنی جا سکتی۔ صدر مملکت حکومت کے خلاف جرم پر دستور کے آرٹیکل 45 اور تعزیرات پاکستان کی دفعات 54 اور 55 کے تحت خود بھی سزا معاف کر سکتے ہیں۔ لیکن صرف مظلوم ہی یا اسکے وارث ہی دفعہ 403 ضابطہ فوجداری اور دفعہ 309 تعزیرات پاکستان کے تحت معافی دینے کا حق رکھتے ہیں۔(ii)

(۲۶ تا ۳۷) قاعدہ جات 112 تا 123۔ رہائی کے احکام وغیرہ: (سزایاب قیدی کا حق)

تمام سزایاب قیدیوں کو ابتداء میں ہی انکی رہائی کی امکانی تاریخ (PDR-Probable Date of Release) سے آگاہ کیا جائے گا جسے ہر حال میں معافیاں وعفو عامہ وغیرہ شامل کر کے درست رکھا جائیگا اِسکی ذمہ داری انچارج وارنٹ اسسٹنٹ سپرنٹینڈنٹ پر ہوگی۔ متعلقہ قیدی رہائی سے چار ماہ قبل اپنے ضلع کی جیل پر منتقل ہوگا اور اُسے صحیح تاریخ رہائی یعنی کہ (FDR-Final Date of Release) بتائی جائے گی تا کہ اپنے لواحقین کو لکھ سکے اور رہائی کی تیاری کرے۔ ہر سزایاب قیدی کی رہائی قبل از دوپہر ہوگی۔(iii)

(۳۸) قاعدہ۔129۔ عرصہ حوالات کا فائدہ: (رعایت)

عام طور پر سزایاب قیدی کے عرصہ حوالات کو ضابطہ فوجداری 1898ء کی دفعہ 382۔بی کے تحت جیل میں مقدمہ کے جاری رہنے کے عرصہ کے دوران بطور حوالاتی اسیر رہنے کی بنا پر سزا میں شامل کرنا چاہیے۔ یہ احکام متعلقہ عدالت کو سزا سناتے وقت کر دینے چاہئیں۔ سپریم و ہائی کورٹس نے یہی ہدایات ماتحت کورٹس کو رکھی ہیں۔

(۳۹) قاعدہ۔130۔ ضابطہ کے تحت ایک جرم میں سزایاب کو اسکی رہائی کا تصدیق نامہ ملیگا۔(حق)

دفعہ 491 ضابطہ فوجداری 1898ء کی رو سے ایک جرم کی سزا کاٹ لینے پر اسے بوقت ہائی ایل

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) قاعدہ نمبر 104 کے تحت رحم کی اپیل کے بارے میں مندرجہ ذیل حوالوں میں کچھ عدالتی نظیریں دی گئی ہیں:

پی۔ایل۔ڈی لاہور 1979 صفحہ 564۔ پی۔ایل۔جے لاہور 1980 صفحہ 166

سی۔ایل۔سی لاہور 1981 صفحہ 716۔

ان سب حوالہ جات میں ہائی و سپریم کورٹ کی طرف سے سزائے موت کے بارے میں جناب صدر و گورنر صاحبان کے اختیارات کا ذکر ہے۔ وہ ہر رحم کی اپیل پر اگر مقتول کے وارث نہ ہوں یا جہاں حکومت خود مدعی ہو تو صدر یا گورنر صاحب کوئی بھی احکامات دے سکتے ہیں، جنکا متعلقہ قیدیانِ سزائے موت کو فائدہ ہو۔ سو سزائے موت والے قیدی اپنے اس حق کو استعمال کریں۔

(ii) قاعدہ نمبر 101 میں وضاحت ہے اور قاعدہ نمبر 104 میں صوبائی حکومت کے لئے واضح احکام ہیں کہ رحم کی اپیل مسترد ہو جانے پر دوبارہ کوئی بھی پٹیشن داخل نہ ہونے دی جائے کیونکہ اسکا کوئی جواز ہی نہیں۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ پنجاب لیٹر نمبر 25-MP/D-C چھ جنوری 1980ء کا یہی مقصد ہے۔

(iii) معافی اور بروقت رہائی کے لئے ہائی و سپریم کورٹ کے PLD اور PLJ میں دس فیصلے اور سیکشن 491 ضابطہ فوجداری بھی اس سلسلے میں بالکل واضح ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تصدیق نامہ بمعہ اُسکی جیل میں کارکردگی دیا جائیگا۔

(۴۰تا۵۲) قاعدہ جات۔133 تا136اور قاعدہ جات176 تا184۔رہائی/ٹرانسفر پرزادِراہ۔ (حق)

ہر قیدی کو رہائی پر اسکی اشیاءزادِراہ، کرایہ یا ٹکٹ واپسی دی جائے گی۔ ہر قیدی کو ٹرانسفر پر کھانا یا راستے مین کھانے کا خرچہ اور ٹکٹ یا کرایہ دیا جائیگا۔(حق)

(۵۳) قاعدہ۔137۔خاتون قیدی کی رہائی۔ (حق)

کسی بھی خاتون قیدی کی رہائی اسکے نامزد رشتہ دار کو پیشگی اطلاع سے بلا کراسی کے ہمراہ کی جائے گی۔ بصورت دیگر خاتون وارڈرن کسی دوسرے نامزد عورت کے ہمراہ کی جائے گی۔

(۵۴) قاعدہ۔138۔کمسن قیدی کی رہائی۔ (حق)

کسی بھی کم سن قیدی کو رہائی کے بعد کسی نامزد عزیز یا معمر وارڈن کے ہمراہ گھر بھیجا جائے گا۔

(۵۵'۵۶) قاعدہ جات۔143،146۔بیماری یا ضعیف العمر ہونیکی بنا پر رہائی۔ (حق)

(۵۷'۵۸) قاعدہ جات۔147،148۔قیدیوں کو اپنے صوبہ کی جیل میں یا اپنے گھر کے قریب جیل پر رہائی سے دو ماہ قبل لانا۔(حق)(i)

(۵۹'۶۰) قاعدہ جات۔158،159۔رہائی پانے والوں کو رہائی سے ایک ماہ قبل اپنے گھر کے نزدیک والی جیل پر لانا ہوگا۔ہائی کورٹ و سپریم کورٹ کا حکم بھی ایسا ہی ہے۔ (حق)

(۶۱) قاعدہ۔197۔قیدی جو سخت بیمار ہے اسے باہر کے ہسپتال میں علاج کے لئے لازماً بھیجا جائیگا۔ (حق)

(۶۲تا۷۸) قاعدہ جات۔202 تا218۔معافی کا نظام اور سزا میں تخفیف۔(سہولت) (iii)

(الف) چار ماہ سے زائد سزایاب قیدی کو سپرنٹینڈنٹ جیل دو + تین یعنی پانچ ایام فی ماہ اچھے کردار اور محنت ولگن سے مشقت کرنے پر زیر قاعدہ نمبر 204 معافی عطا کرسکتا ہے(سہولت)۔

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) اعلیٰ عدالتوں نے عام طور پر قیدیوں کی ایک جیل سے دوسری جیل پر ٹرانسفر میں مداخلت کو مناسب نہیں جانا کیونکہ یہ انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات کا اختیار ہے۔لیکن اعلیٰ عدالتوں نے رہائی کے دو ماہ پہلے اپنی آبائی جیل پر تبادلہ کو قیدی کا حق جانا ہے تاکہ وہ اپنے گھر والوں سے تعلق کر کے رہائی کے بعد جلد آسانی سے گھر جاسکے۔

(ii) ملک دشمن سرگرمیوں، دہشت گردی، نشہ آور اشیاء بیچنے اور تخریبی کاروائیوں میں سزایاب کو معافی نہیں۔

(iii) معافی قیدی کا حق نہیں کہ بطور سزا کافی بھی جاسکتی ہے۔اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے-PLD 1985 لاہور صفحہ نمبر 123 کا PLD 1977 لاہور صفحہ 44 PLD 1986 لاہور صفحہ نمبر 294 , PLD کراچی 1980 صفحہ 166

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ب) قاعدہ نمبر 211 کے تحت عام معافی کے طور اچھے رویہ اور نظم وضبط کے لئے سپرنٹینڈنٹ صاحب چار ماہ سے زائد کے سزایاب فرد کو پندرہ ایام سالانہ کی معافی دے سکتے ہیں۔ (i)

(ج) قاعدہ نمبر 212 کے تحت خون کا عطیہ دینے کے لئے پندرہ ایام معافی ملے گی جو ہر چھ ماہ بعد ساری قید کے عرصہ میں چار دفعہ دی یا جا سکتی ہے۔ (ii)

(د) قاعدہ نمبر 213 کے تحت مرد قیدیوں کو خاندانی منصوبہ بندی کے لئے نس بندی کی تیس ایام معافی ملے گی۔

(ہ) قاعدہ نمبر 214 کے تحت فراری روکنے، تعلیم دینے، تعلیم پانے، بہترین کام کرنے، عملہ کو کسی قیدی کے حملہ سے بچانے، سانپ مارنے وغیرہ کی خاص معافی ملے گی۔ (iii)

(و) قاعدہ نمبر 215 کے تحت اسلامی تعلیمات و دیگر تعلیمی کامیابیوں کے لئے پندرہ ایام سے تین سال تک معافی مل سکتی ہے، جس میں حفظِ قرآن و درس نظامی شامل ہیں۔ (iv)

(ز) قاعدہ نمبر 216 کے تحت مندرجہ ذیل اعلیٰ عہدہ داران کو عام معافی دینے کا اختیار ہے:

نمبر شمار	نام عہدہ دار	عرصہ معافی کا اختیار
(الف)	سپرنٹینڈنٹ جیل	سال بھر میں تیس دن تک
(ب)	انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات	سال بھر میں ساٹھ دن تک
(ج)	صوبائی حکومت (منسٹر جیلز یا ہوم سیکرٹری)	سال بھر میں ساٹھ دن تک (v, iv)
(د)	وفاقی حکومت (متعین نہیں)	سال بھر میں ساٹھ دن تک (vi)

(۷۹) قاعدہ۔223 (الف)۔حکومت کا عارضی پیرول پر رہا کرنیکا اختیار۔ (رعایت)

حکومت سندھ نے 1996 کی ترمیم کے ذریعے کسی بھی سزایاب قیدی کو کسی بھی وقت کسی بھی ذاتی

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) عام طور پر کل سزا کے ایک تہائی تک ہی کی معافی لی جا سکتی ہے۔

(ii) خصوصی خدمات، خون دینے اور نس بندی کی معافی ان سب سے اضافی ہوتی ہے اور ہر حال میں ملے گی۔

(iii) دفعہ 401 ضابطہ فوجداری 1898 کے تحت وفاقی یا صوبائی حکومت کی عفو عامہ یا خصوصی طور ساری سزا کی معافی ان قواعد سے مستثنیٰ ہے جو کہ صدر مملکت یا گورنر صاحب دیتے ہیں۔ تعلیمی و مذہبی استعداد پانے و اچھے کردار کے لئے باقاعدہ امتحانات کمیٹی کی سفارش پر آئی۔ جی صاحب معافی دیں گے۔

(iv) اعلیٰ عدالتوں نے قرار دیا ہے کہ معافی قیدی کا حق نہیں بلکہ ایک سہولت ہے جو سزا کے طور کاٹی بھی جا سکتی ہے۔ لاہور ہائی کورٹ مورخہ 5 مئی 2001ء میں اسی ہدایت کو دہرایا گیا ہے۔

(v) بہر کیف ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ معافی کو بطور سزا کاٹ لینے کے لیے متعلقہ قیدی کو شوکاز نوٹس دینا ضروری ہے اور اُسکی عرض سن کر کوئی فیصلہ دینا ہوگا۔ PLD 1985 لاہور صفحہ 123۔

(vi) اگر کوئی قیدی ناجائز طور پر ملاقات کرنیکی کوشش کرے تو سزا طور اُسکی معافی نہیں کٹ سکتی۔ PLD 1933 لاہور صفحہ 44۔
سزا والے قیدی کی معافی کا نظام واضح کیا گیا ہے PLD 1980 کراچی صفحہ 166

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقصد (بیٹے/بیٹی کی شادی، قریبی عزیز کی فوتیدگی، فصلوں و دیگر اشد ضروری گھریلو معاملات) کے لئے عارضی پیرول پر پولیس کی نگرانی میں وقتی طور پر رہا کرنے کی سہولت دی ہے۔ اسمیں نظر بند، عمر سزا یا موت سزا کے اور حوالاتی قیدی شامل نہیں۔ (اسلامی طور شادی شدہ قیدی کی بیوی کے حقوق زن آشوئی دلانا حکومت پر فرض ہے۔ لہٰذا تمام صوبوں میں سزایاب قیدیوں کو اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرنے کے انڈیا کے طریقے کے مطابق عارضی پیرول پر رہا کرنا چاہیے (i) تا (iii)

(۸۰تا۸۳) قاعدہ جات۔ 261/260/255/225۔ بہتر درجہ کے قیدیوں کو سہولتیں: (سہولت)

معاشرتی حیثیت، اعلیٰ تعلیم، اچھی عادات، بہتر کردار، انکم ٹیکس گذار اور اعلیٰ معیار کی تعلیم والے قیدیوں کو اے اور بی کلاس دی جاسکتی ہے مگر وہ اتفاقی طور جرم میں ملوث ہوئے ہوں جو سنگین نہ ہو، دہشت گردی میں نہ آئے ہوں اور نہ نشہ آوری یا اسکی کسی جرمیت میں ملوث ہوں اور نہ خطرناک ہتھیار رکھنے میں سزایاب ہوئے ہوں۔ انہیں بہتر خوراک، چارپائی، فرنیچر، بہتر کھانا، قیدی مشقتی، جدا کمرہ، کتب، اخبارات، بہتر لائٹ وغیرہ کی سہولتیں ملیں گی۔ ان بہتر کلاس قیدیوں کے لئے خوراک، لباس، فرنیچر، مزید سہولیات و مشقتی کے بارے میں قاعدہ 255, 260 اور 261 میں وضاحتیں مقرر ہیں۔ (iv)

(۸۴تا۸۵) قاعدہ جات۔ 672/254۔ بہتر کلاس، بہتر رویہ اور اچھے کردار کے نمازی پرہیزگار قیدیوں کو جیل سپرنٹینڈنٹ کی صوابدید پر گرمیوں میں محفوظ شدہ کھلے آسمان تلے جیل احاطہ میں سونے کی اجازت ہوگی۔ بارہ سال سے کم عمر بچوں اور ساٹھ سال سے زائد قیدیوں کو بطور حق یہ سہولت ملے گی۔ سزائے موت والوں کو یہ سہولت نہیں ملے گی۔ (رعایت/حق)

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) عمومی طور پر معافی کا نظام سپرنٹینڈنٹ جیل اور ان سے بالائی بااختیار عہدہ داران کی قانونی صوابدید پر ہے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ عدالتیں مداخلت نہیں کرتی ہیں کیونکہ یہ مقررہ طور طریقوں اور متعلقہ سزایاب قیدی کی محنت، کردار سازی، تعلیم میں افضلیت اور دیگر خدمات کی وجہ سے ہے۔ دراصل ہمارے ہاں دور غلامی سے مشقت کرنیوالے قیدیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق معاوضہ نہیں ملتا سو وہ معافی پالیتے ہیں جو مناسب ہے۔ اس سلسلے میں دفعہ 382۔ بی ضابطہ فوجداری کے تحت عدالت مجاز کو سزا دیتے وقت جیل میں حوالات کے عرصہ کو قید میں ڈال دینا چاہیے۔ حکومت پنجاب کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی چھٹی نمبر 14/9-SO-Prs-II/HD مورخہ چھبیس اکتوبر 1980 برائے صوبہ پنجاب اس سلسلے میں واضح ہے۔

(ii) گورنر و صدر مملکت کی طرف سے عفو عامہ کے لئے گزٹ نوٹیفکیشن کے بغیر معافی نہیں مل سکتی۔ (سپریم کورٹ 1964PLD لاہور صفحہ 503)۔

(iii) GCPPR یعنی اچھے کردار کے قیدی کی پیرول پر رہائی کے قانون 1926ء کے تحت پیرول پر مشروط رہائی ایک عارضی لائسنس کے تحت ہوتی ہے جو ڈائریکٹر اصلاح اسیراں کے ذریعے چھان پھٹک کے بعد ملتی ہے۔ عموماً جب قیدی کی سزا کا عرصہ ایک تہائی رہ جائے تو اچھے رویہ والوں کا جیل سے ریکارڈ پیرول افسر لے لیتا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایس۔ پی یا ایس۔ ایس۔ پی کے ذریعہ تصدیق پر یہ لائسنس جاری ہوتا ہے۔

(iv) سپریم کورٹ نے 1980 SCMB کراچی صفحہ 632 سے وضاحت کر رکھی ہے کہ بہتر کلاس کسی بھی قیدی کا حق نہیں بلکہ سہولت ہے۔ اسے جیل نظم وضبط پامال کرنے پر واپس بھی لیا جاسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۱۱تا۸۶) قاعدہ جات۔280 تا304۔باب بارہ۔احکام برائے نوخیز وکم سن قیدیان۔

کم سن قیدیوں کو سہولتیں/حقوق باب بارہ کے مطابق سہولتیں دینے اور نوخیز قیدیوں مراعات کے لئے Juvenile یا نوخیز کی تعریف میں وہ مرد نابالغ آتے ہیں جو اٹھارہ سال سے کم ہوں اور Youthful offender کی تعریف میں پندرہ سال تک کے مرد بچے شامل ہیں۔

ان کو چار پائیاں، تعلیم کی خصوصی سہولیات، فنی تربیت، کھیل کود، بعد از رہائی ملازمت کی تلاش میں مدد اور خصوصی اخلاقی ترویج کی سہولت، مراعات اور حقوق حاصل ہیں۔(i)

(۱۱۲تا۱۳۵) قاعدہ جات۔305 تا327۔ خواتین قیدیوں کو سہولیات۔

باب تیرہ قواعد جیلخانہ جات کے تحت کم سن بچیوں اور چھ سال سے کم عمر کے معصوم بچوں کو چار پائی اور اضافی غذا کی سہولتوں کا ذکر ہے جو انہیں خواتین کی جیل میں یا مردوں کی جیلوں میں خواتین کے حلقوں میں مل سکتی ہیں۔اس سلسلے میں چھ سال تک والے بچے اپنی ماؤں کے ساتھ بالکل معصومیت میں ہیں جن کے لئے قواعد جیل خانہ کے علاوہ خواتین کی NGOs، خواتین کے ڈویژن وسرکاری محکموں اور UNICEF کو خصوصی سہولتیں دینی چاہئیں کیونکہ یہ اُن کا حق ہے۔ (ii)

(۱۳۶) قاعدہ۔344۔ سزائے موت والوں کو کتب۔ (سہولت) (iii)

(۱۳۷) قاعدہ۔345۔ سزائے موت والوں کو سگریٹ پینے کی رعایت۔ (رعایت)

(۱۳۸) قاعدہ۔371۔ ہر حوالاتی کا وزن ہوگا تا کہ آمد اور رہائی تک اسکی عام صحت کا معیار قائم رکھا جائے۔

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) کم سن، نوعمر اور بچہ قیدیوں کے بارے میں نیا قانون یعنی جوینائل جسٹس سٹم آرڈیننس 2000ء لاگو ہو چکا ہے گو صوبوں نے اِسکے تحت رولز بنانے ہیں۔موجودہ حالات میں قواعد جیلخانہ جات کے تحت نوعمروں، بچگان اور کم سن قیدیوں کو جہاں کہیں ڈسٹرکٹ وسنٹرل جیلوں یا بورسٹل جیلوں میں رکھا جا رہا ہے اُنہیں انسانی حقوق، یو۔این کے اصولوں اور ہمارے موجودہ قواعد کے تحت ہر حال میں وہ تمام مراعات، سہولتیں اور حقوق ملنے چاہیں جو اُنکا قانونی حق ہے۔خصوصی طور پر تعلیم، خوراک اور علاج معالجہ میں قواعد جیلخانہ جات کی پوری پاسداری کرنی ضروری ہے کہ یہ جیل عملہ کا بنیادی فرض ہے۔قواعد جیلخانہ جات 1978ء کے باب بارہ میں نوخیز قیدیوں کی بہبود کے لیے ہے۔

(ii) خواتین قیدی جن میں اُنکے معصوم بچے اور کم عمر لڑکیاں جیل انتظامیہ کی خصوصی دیکھ بھال کی متقاضی ہیں۔جیل سپرنٹینڈنٹ وجیل عملہ اور جیل کے ڈاکٹر اسکے ذمہ دار ہیں اور جواب دہ بھی۔جیل افسران کو بجٹ سے اُنہیں ساری سہولیات دینا چاہئیں اور اس سلسلے میں جو بھی NGOs اور سرکاری ادارے کام کر رہے ہیں اُن سے مطلوبہ سہولتیں ومراعات لیکر دینی چاہئیں۔یہ سب مصیبت میں لینی Vulnerable ہیں۔

(iii) عدالتی فیصلہ 1986 PCLJ کراچی صفحہ 2842 کی رو سے سزائے موت یا دیگر قید سے ہی فرار ہونے والے قیدیوں پر مقررہ طور پر ڈیوٹی والے عملہ ہی کے خلاف تادیبی کاروائی ہو سکتی ہے۔فرضی طور پر دھر لئے گئے ملازم پر یہ ذمہ نہیں ڈالا جا سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۹) قاعدہ۔372۔حوالاتی اپنے ذاتی کپڑے پہنیں گے۔ (رعایت)

(۱۴۰) قاعدہ۔376۔حوالاتی اپنے حساب میں پیسے جمع کرا کر مزید چیزیں خرید سکتے ہیں۔(سہولت)

(۱۴۱) قاعدہ۔378۔ ہر حوالاتی سپرنٹینڈنٹ صاحب کی اجازت سے اپنا کھانا خود پکا سکتا ہے، تڑکا لگا سکتا ہے، جیل کے کھانا میں ذاتی اضافہ کر سکتا ہے (سہولت)

(۱۴۲) قاعدہ۔387۔حوالاتی ذاتی کتب، مقرر رسالے اور اخبارات لے سکتا ہے۔(سہولت)

(۱۴۳ تا ۱۶۱) قاعدہ جات۔401 تا 419۔سول قیدی اپنے خرچہ پر مختلف سہولتیں لے سکتا ہے۔(رعایت)

(۱۶۲، ۱۶۳) قاعدہ جات۔473/472۔ قیدیوں کی خوراک۔ (حق)

36 عام قیدیوں (درجہ سوم کے سزایاب وحوالاتی) کے لئے خوراک کا معیار مقرر ہے جو بطور بنیادی حق انہیں ذیل کے مطابق ضرور ملنا چاہیے ورنہ جیل حکام کی سرزنس ہو سکتی ہے۔(حق)

(الف) ناشتہ۔

(1) چائے پتی فی کس 23 گرام

(2) دودھ فی کس 58 گرام

(3) گڑ فی کس 29 گرام

یا چینی فی کس 15 گرام

(4) (روٹی) گندم آٹا کی 58 گرام

یا دلیہ فی کس 58 گرام

(ب) دوپہر وشام کا کھانا

(ا) (روٹی) گندم آٹا کی 291 گرام۔مشقتی قیدی (روٹی) گندم آٹا کی 232 گرام۔حوالاتی/غیر مشقتی

(۲) دال فی کس 36 گرام

(۳) سبزی فی کس 58 گرام

(۴) نمک فی کس 7 گرام

(۵) گھی بناسپتی فی کس 9 گرام۔پلاؤ زردہ میں 12 گرام

مصالحہ جات برائے دوپہر وشام کے کھانا جات کے لئے مرچ 16 گرام، ہلدی 58 گرام اور لہسن پیاز 1.16 گرام فی کس ملے گا۔ الائچی، زیرہ، دارچینی گڑ برائے پلاؤ زردہ ہوگا۔ ایک ہی قسم کی دال متواتر دو کھانوں میں نہیں ملے گی۔ ہفتے میں دو مرتبہ 58 گرام فی کس کے حساب سے گوشت گائے پکے گا۔ اسی طرح مہینہ میں ایک بار زرد رہ گڑ ملے گا جیسا قواعد میں مقرر ہے۔

(۱۶۴) قاعدہ۔475۔عام قیدیوں کے لیے عیدین کا کھانا/غیر مسلم قیدیوں کے تہواروں پر اُن کا کھانا مقرر طور ملے گا۔(بطور بنیادی حق)

زیر قاعدہ 475 مسلمان قیدیوں کے عید الفطر اور عید الاضحیٰ پر خصوصی کھانے مہیا کئے جائیں گے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں عیدالفطر پر دودھ سویاں چینی کی بطور ناشتہ' گائے کا گوشت وسبزی بطور دوپہر کا کھانا اور گائے کے گوشت کا پلاؤ اور سبزی بطور شام کا کھانا ہوگا۔عیدالاضحیٰ پر حلوہ بطور ناشتہ اور دوپہر شام وہی کھانا ہوگا جو عیدالفطر کا ہے۔ ہندو' سکھ اور عیسائی قیدیوں کو اُنکے اسی قسم کے تہواروں پر یہی ناشتہ وکھانا جات ملیں گے۔

(۱۶۵) قاعدہ۔477۔ رمضان المبارک میں خوراک۔(سہولت) (i)

وہ مسلمان قیدی جو رمضان شریف میں روزے رکھتے ہوں انہیں رمضان المبارک میں تازہ اضافی خوارک بطور سحری ملے گی۔موسم گرما میں شربت یا233 گرام دودھ، 233 گرام برف اور 58 گرام گڑ بطور افطاری ملے گا۔موسم سرما میں دودھ 117 گرام، گڑ 58 گرام، چائے پتی 2.3 گرام اور سولکڑی کا کوئلہ 58 گرام برائے استعمال سحری وافطاری ملیں گے۔

(۱۶۶) قاعدہ۔478۔ نجی حسابات سے خریداری۔(سہولت)

حوالاتیوں کو عزیزوں یا دوستوں سے ضروری اشیاء کی خریداری کی رقم اپنے جیل کھاتہ میں رکھنے کا حق ہے۔

(۱۶۷) قاعدہ۔487۔ زچگی کے دوران متعلقہ خاتون کو خاص خوراک معہ دودھ ملے گی۔(رعایت)

(۱۶۸) قاعدہ۔489۔ ماؤں کے ساتھ چھ سال تک معصوم بچوں کو خاص خوراک دینی لازم ہے۔(حق) (ii)

(۱۶۹تا۱۷۳) قاعدہ جات 503 تا507۔ خوراک کا معیار۔(حق) (iii)

قیدیوں کو خوراک کے بارے میں انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات صاحب تسلی کریں گے کہ مشقت نہ کرنے والے قیدیوں اور حوالاتیوں کو 2400 کیلری اور مشقت کرنیوالے قیدیوں کو 2800 کیلری خوارک روزانہ فی

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) اس سلسلے میں جوڈائٹ مقرر ہے اُس میں کوئی کمی بیشی ممکن نہیں۔اتنی خوارک قیدیوں کا قانونی حق ہے۔اس سلسلے میں سرکاری وغیر سرکاری معائنہ کنندگان کو خصوصی کردار ادا کرنا چاہئے۔

(ii) قیدی ماؤں کے ساتھ معصوم بچوں کو قواعد کے تحت خصوصی خوراک ودودھ ملتا ہے جو جیل انتظامیہ کو لازماً مہیا کرنی چاہئے۔اس سلسلے میں اعلیٰ سرکاری معائنہ کنندگان کو خصوصی کردار ادا کرنا چاہئے۔

(iii) اِس کے علاوہ اضافی سامان بھی مل سکتا ہے اور نجی طور پر بھی اجازت پا کر لیا جا سکتا ہے۔قیدیوں کے لیے ہر حال میں اپنے پارچہ جات' بستر اور دیگر اشیاء کو صاف ستھرا رکھنا لازم ہے۔اس کے لئے صفائی ستھرائی کا صابن اور واشنگ پاؤڈر جیل انتظامیہ کو دینا ہونگے۔بستر و کمبل بالکل صاف ستھرے رکھنا ضروری ہیں۔عام طور پر صفائی اور حفاظت نہ ہونیکی وجہ سے سالانہ کئی قیدیوں کو صاف بستر جاری نہ کرنیکی وجہ سے اِن میں ٹی۔بی، خارش ودیگر متعدی بیماریوں کے جراثیم پھیلتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کس ملے۔ یہ سپرنٹینڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹینڈنٹ کی ذاتی ذمہ داری ہے اور جیل میڈیکل افسر کا بنیادی فرض کہ خوراک اسی معیار کی اور بالکل ٹھیک ہو۔

(۱۷۴تا۱۸۶)۔قاعدہ جات 765,504 تا 775 , 802 پینے کا پانی۔ پانی کا معیار' مقدار' پاکی، اور اِسکی صفائی وستھرائی۔(حق)

تمام قیدیوں اور عملہ کے لئے پانی معیاری ہو۔ پاک صاف اور پینے' دھونے' نہانے کے لئے وافر مقدار میں پانی مہیا کرنا سپرنٹینڈنٹ جیل' ڈپٹی سپرنٹینڈنٹ اور جیل میڈیکل آفیسر کی خصوصی ذمہ داری ہے۔تمام غسلخانے' لیٹرین اور نہانے دھونے کے مقامات پاک صاف ہوں ۔ وارڈنوں کے لیے جدا لیٹرین وغیرہ ہوں گی۔صفائی کا خصوصی عملہ ہوگا۔

(۱۸۷تا۱۹۱)۔قاعدہ جات 520,518,516,508,261 قیدیوں کے پہننے اور بچھونے واوڑھنے کے لیے کپڑے۔(حق)۔

مرد وخواتین حوالاتی وسزایاب قیدیوں اور ماؤں کے ساتھ معصوم بچوں کو پہننے کے مکمل کپڑوں کا حق ہوگا قاعدہ 261 کے تحت اے' بی کی بہتر کلاس والوں کو موسم گرما وسرما میں اضافی کپڑوں وبستروں کی سہولتیں حاصل ہیں۔قواعد 508 تا520 عام قیدیوں (مردوں/عورتوں) کو ہر موسم میں درج ذیل پارچات وغیرہ ملیں گے:

سامان مرد قیدیاں	سامان خواتین قیدیاں	سامان معصوم بچگان	سامان بہتر کلاس قیدیاں
دودسوتی کرتے دوشلوار' ایک دسوتی چادر، ایک ٹوپی، تولیہ ایک جانگیہ' بستر کی چادر' تکیہ، دری' چٹائی' سرما میں دوکمبل' اضافی برتن' کپڑے دھونے ونہانے کا صابن' تیل سرسوں	دوعدد ملائم دسوتی قمیض شلوار' دونرم دوپٹے' دو تولیے' دوآزار بند' دورومال' دوچادر' گدا فوم' چارپائی' اضافی برتن' پراندے' تیل' بنیان' کنگھی وصابن	دو فیڈر' نپل' پاؤڈر' پارچات و ضروری صابن	بقدر ضرورت اضافی سامان از خود وقاعدہ 261 کا سامان

(۱۹۲تا۲۰۴)۔قاعدہ جات 538 تا548، 565، 568۔قیدیوں کے خطوط وملاقات۔ (حق وسہولت)

قاعدہ 538 تا 548 سزایاب قیدیوں کے خطوط کے بارے میں ہیں۔ نئے قیدی کو ہر ہفتے کم از کم ایک خط یا جیل سپرنٹینڈنٹ کی اجازت سے اپیلوں وغیرہ کے لئے وکلاء واعزا کو زائد خط لکھنے کی اجازت ہے۔ بہتر کلاس کے حصول یا دیگر معاملات کے لئے افسرانِ مجاز کو خط بمعہ درخواست لکھنے کا بھی متعلقہ قیدیوں کو حق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سزائے موت والوں کو ہر ہفتے مگر پرانے سزایابوں کو پنجاب میں ہر پندرھواڑے پر خط لکھنے کا حق ہے۔آنے والے خطوط پر جائز طور پر جیل انتظامیہ کا سینسر ہوگا۔خط وکتابت کے لئے لکھنے کے لیے قلم اور کاغذ دیئے جائیں گے۔ (i)

قاعدہ نمبر 565 تا 570 تک حوالاتیوں کو خطوط وملاقات کی سہولتوں کے احکام ہیں اور سامان جولیا جاسکے گا۔

قاعدہ 263 کے تحت ملاقات پر قیدی عموماً یہ اشیاء لے سکتا ہے:

(الف) 1¾ کلو گڑ یا شکر (ب) پندرہ ڈبی سگریٹ

(ج) 1¾ کلو گھی (د) تیل سرسوں دو کلو

(ہ) ٹائلٹ کا صابن دو ٹکیہ (و) دھونے کا صابن پون کلو

(ز) بیڑی یا کھانے کا تمباکو ¼ کلو (ح) گڑ، شکر، گھی و دیگر اشیاء رکھنے کے لیے ایک ٹین (ii)

(۲۰۵و۲۰۶)۔قاعدہ جات 625، 639۔قید تنہائی بطور سزا/عدالتی قید تنہائی۔ (احتیاط)

قاعدہ 625 کے تحت سزا کے طور جیل سپرنٹینڈنٹ کے حکم سے قید تنہائی دی جاسکتی ہے مگر یہ لکھے ہوئے حکم پر اور چودہ دن تک ہوگی۔ پھر وقفہ اور پھر قاعدہ 583، 584 کی مطابعت ہی میں مقرر طریقہ سے ایسی سزائیں دی جائیں گی۔قاعدہ 639 کی رو سے عدالتی قید تنہائی جو تین ماہ تک ہوگی کا طریقِ کار وضح ہے کہ ہر پندرہ دِن کے وقفہ کے بعد جاری ہوگی جیسا کہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 73 اور 74 میں بھی مقرر ہے۔

(۲۰۷و۲۰۸)۔قاعدہ جات 672، 254۔اچھے رویہ کے قیدیوں اور اچھے درجہ کے اسیراں کو گرمیوں میں باہر سونے کی سہولت۔یہ سہولت سزایاب نوعمروں اور ساٹھ سے زائد افراد کو بھی مل سکتی ہے (رعایت باجازت)

سپرنٹینڈنٹ جیل تمام حفاظتی انتظامات سے قید کا ایک تہائی گذار لینے والوں کو محفوظ جگہ پر یکم مئی تا 30 ستمبر بیرکوں کے باہر سونے کی اجازت دے سکتے ہیں۔بہتر کلاس قیدیوں کو یہ سہولت زیر قاعدہ 254 مل سکتی ہے۔

(۲۰۹) قاعدہ 676۔کپڑے دھونے اور نہانے کا صاف ستھرا بندوبست۔ (سہولت) (ii)

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) قاعدہ 91 اور 548 کو اکٹھا پڑھیں تو پاکستان لیگل پریکٹیشنرز وبار کونسلز رولز 1976 کے تحت سپرنٹینڈنٹ جیل کی اجازت سے وکالت نامہ پر قیدی کے دستخط ہی وکالت نامہ کا ثبوت ہوتا ہے گو وہ فارم مقررہ پر نہ بھی ہو۔حکم ہائی کورٹ (1948 CLC Page 1780)

(ii) کپڑے دھونے، نہانے اور چھٹی وتہواروں پر مشقت نہ لینے کے ان قواعد پر پورے طور عملدرآمد جیل انتظامیہ کے بنیادی فرائض میں ہے۔اس بارے میں چشم پوشی کرنا یا سہولیات نہ دینا قابل گرفت ہے جسکی شکایت ابتداءً سپرنٹنڈنٹ صاحب، کو پیش ہوگی شنوائی نہ ہو تو آئی۔جی۔یا ڈی۔آئی۔جی انسپیکشن، صوبائی محتسب، ہائی کورٹ یا سرکاری معائنہ کنندگان سے کی جاسکتی ہے۔مگر یہ عمل درجہ بدرجہ مناسب ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲۱۰) قاعدہ 677۔چھٹی والے روز قیدیوں کو کھلے عام آزاد رکھا جائیگا۔ (رعایت)۔

(۲۱۱) قاعدہ 678۔اندرونی کھیلوں کی اجازت مل سکتی ہے۔ (رعایت)۔

کیرم، لڈو، شطرنج وغیرہ کے کھیل بیرکوں اندر اور بعد دوپہر حفاظت میں کبڈی، کشتی، والی بال اندر گراؤنڈ میں کھیلنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

(۲۱۲) قاعدہ 678۔ریڈیو اور ٹی۔وی کی سہولت۔ (رعایت)

آئی۔جی جیل خانہ جات کی خصوصی اجازت سے انفرادی ریڈیو اور دفاعی انجمن یا جیل انتظامیہ کی نگرانی میں اجتماعی سماعت کے ریڈیو کی سہولت مل سکتی ہے۔اور ٹی۔وی بھی اجتماعی طور دیکھا جاسکتا ہے۔

(۲۱۳) قاعدہ 679۔قیدیوں کی تعلیم۔ (سہولت/حق)

(الف) تمام قیدیوں کے لیے پرائمری اور بنیادی مذہبی معلومات کی تعلیم حاصل کرنا اور لکھنا پڑھنا سیکھنا لازم ہوگا جسکا فریضہ تنخواہ دار استاد کرینگے۔اِن کی رضا کار استاد اور قیدی استاد مدد کریں گے۔اعلیٰ تعلیم پانے والے قیدیوں کو تمام سہولتیں ملیں گی۔

(ب) ہر قید خانہ میں اچھا خاصہ کتب خانہ یا لائبریری ہوگی۔ہر قیدی کو کتاب لینے کا حق ہوگا۔سرکاری خرچ پر آمدہ روزنامے پڑھنے یا منتخب اخبارات ورسائل اپنے خرچہ پر قیدی اجازت سے لے سکتا ہے۔

(۲۱۴) قاعدہ 679۔مذہبی تعلیم۔ (حق) (i)

ہر قیدی کو اپنے مذہب کی تعلیم پانے کا بنیادی حق ملے گا۔ہر روز دو گھنٹے تعلیم لازم ہے۔ (ii)

(۲۱۵و۲۱۶)۔قاعدہ جات 475،681۔مسلم مذہبی تقاریب وقومی تہوار نگرانی میں منائے جائیں گے۔ غیر مسلم قیدی اپنے تہوار منا سکتے ہیں۔(رعایت)

(۲۱۷) قاعدہ 681۔نماز باجماعت۔اجتماعی نظم وضبط سے ہوگی۔ (حق) جمعہ وعیدین باہر کے امام پڑھا سکتے ہیں۔ (سہولت)

(۲۱۸) قاعدہ 682۔حجامت کی سہولت (سہولت)

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) تعلیم وتربیت اور مذہبی عبادات قیدی کا بنیادی حق ہے جو انہیں انکے اپنے مسلک کی مطابقت میں حاصل ہونی چاہیے۔

(ii) تعلیمی معانی زیر قاعدہ 215 قیدی کا حق ہے جو امتحانات پاس کرنے پر ضرور ملنی چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲۱۹) قاعدہ 683۔سگریٹ نوشی کی اجازت (رعایت)

(۲۲۰تا۲۴۵) قاعدہ جات 745 تا 771۔رہائش کا حق (حق)

(الف) ہر قیدی کو درجہ کے لحاظ سے سونے بیٹھنے کی جگہ ملے گی۔جو بالکل مصفیٰ اور پاک ہوگی۔

(ب) ہر نو تعمیر وارڈ و بیرک کو ڈاکٹر ہی قابل استعمال قرار دیگا تا کہ قیدیوں کی صحت پر بُرا اثر نہ پڑے۔

(ج) گنجائش سے زائد قیدی نہیں بھرے جائیں گے۔

(د) عمومی صفائی کے ساتھ برتن، باتھ رومز کی صفائی اور کپڑوں کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائیگا۔

(ہ) کوٹھریوں اور صحن کی خصوصی صفائی ہر روز ہوگی۔

(و) بیرکوں، سیلوں کو ہوادار اور کراس وینٹی لیشن والا رکھا جائیگا۔ (i)

(۲۴۶و۲۴۷)۔قاعدہ جات 788، 800۔طبی علاج معالجہ و معائنہ جات۔ (حق)

(الف) قیدیوں کے طبی معائنہ و علاج معالجہ کے لئے ہسپتال و ڈاکٹر بمعہ کمپاؤنڈر کا اہتمام ہوگا۔

(ب) بیماری کی شکایت کرنیوالے قیدیوں کو فوراً ڈاکٹر کے پاس لایا جائیگا۔

(ج) عام بیماروں کا علاج بطور بیرونی مریضان اور زیادہ بیماروں کو داخل ہسپتال کر کے کیا جائیگا۔

(د) ہر مریض کو آہنی چارپائی بمعہ گدا، تکیہ، چادر، تولیہ، کرتا، پاجامہ، اونی جیکٹ برائے موسم سرما بمعہ مناسب کمبل ملیں گے۔

(ہ) زیادہ بیماروں کو بیرونی ہسپتالوں میں علاج کے لئے بھیجا جائیگا۔

(و) ہسپتال میں خصوصی خوراک کے لئے خصوصی انتظامات ہونگے۔ (ii)

(۲۴۸و۲۴۹)۔قاعدہ جات 814، 822۔قیدیوں کی صنعتی تربیت، آرام کے وقفے اور تربیت کے ذریعے مہارت پا کر کاریگری کے مواقع۔ (سہولت)

(۲۵۰و۲۵۱)۔قاعدہ جات 919، 920۔سرکاری و غیر سرکاری معائنہ کنندگان کی قیدیوں سے ملاقات و شکایات کا ازالہ بذریعہ بورڈ (سہولت)

عدالتی نظیریں و قانونی وضاحتیں

(i) جیل خانہ جات عموماً گنجائش سے تین تین چار چار گنا بھرے پڑے ہیں جسکی بڑی وجہ حوالاتیوں کی بھرمار ہے۔حوالاتی عموماً اپنے مقدمات کو جلد نمٹانے میں دلچسپی نہیں لیتے اور کسی نہ کسی وجہ سے سزایاب اپنے گھر کے قریب والی بہت زیادہ بھری پڑی جیل میں ٹکے رہنا چاہتے ہیں۔ یہ معیار قواعد اور صحت تندرستی کے لحاظ سے غلط ہے۔اس سلسلے میں قیدیوں کو اپنی اس دقت کا خود علاج کرنا ہے۔پولیس سے جلد چالان نکلوا کر گواہیاں بھگتا کر عدالتوں کو جلد کیس نمٹانے چاہئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲۵۲) قاعدہ 980۔قیدیوں کونجی ذرائع سے اشیاء لینے کی سہولت کی انتظامی معائنہ اور سیکیورٹی چیک سے اجازت ہے۔ (سہولت)

(۲۵۳) قاعدہ 995۔قیدیوں کی ہفتہ وار پریڈ برائے صحت صفائی، شکایات اور عدالتی پیشی کے معاملے (انتظامی)

(۲۵۴) قاعدہ 996۔قیدتنہائی والوں کا روزانہ معائنہ وڈاکٹری ملاحظہ ہوگا۔ (انتظامی)

(۲۵۵) قاعدہ 1065۔قیدیوں کی عزتِ نفس برقرار رکھنے کا فریضہ ہر جیل ملازم پر لازم ہے۔ (حق)

نظامِ جیل کو قانون (Act)، حکمت (Tact) اور سچائی کے واقعات (Fact) کے مطابق چلانا چاہیے۔

جیل خانے کے تمام افسران و ملازمان سختی اور درشتی کا رویہ قطعاً نہیں اپنائیں گے۔ اور قیدیوں سے انسانی، دانشمندانہ اور غیر جانبدارانہ رویہ سے اچھا سلوک کر کے انکی عزت نفس بحال رکھیں گے۔ یہ جیلخانہ جات میں انسانی حقوق کا تحفظ دینے کا بہترین قاعدہ ہے۔(i)

(۲۵۶) قاعدہ 1065۔قیدیوں کی اصلاح فلاح وتعلیم وتربیت لازم ہے۔ (حق)

(۲۵۷) قاعدہ 1066۔قیدیوں کو جیل کا عملہ نہ مار پیٹ کریگا نہ گالی گلوچ (حق)

(۲۵۸) قاعدہ 1069۔قواعد میں باب 23 کے قواعد 571 تا 591 کے تحت قیدیوں کی بدنظمی، غیر قانونی حرکات اور خلاف ورزیوں کی سزا صرف سپرنٹینڈنٹ جیل دیں گے جسکی باقاعدہ سماعت ہوکر ایسا ہوگا۔ متعلقہ قیدی کو صفائی کا پورا پورا موقعہ دیا جائے گا اور اُسکی خصوصی عرض سنی جائیگی۔

(۲۵۹) قاعدہ 1073۔رات کو سیلوں اور بیرکوں میں ہنگامی حالت کے علاوہ جیل افسران و عملہ وغیرہ کا داخلہ ممنوع ہے۔

(۲۶۰) قاعدہ1106۔ جیل انتظامی عملہ کے نظم وضبط کے قواعد توڑنے اور اُنکی غلط کاریوں کی سزا وغیرہ۔

(۲۶۱) قاعدہ 1129۔تمام وارڈرسٹاف کو اردو میں قواعد جیل خانہ جات کے ترجمہ پر مشتمل چھپی ہوئی سستی کتاب مہیا کرنا جیل انتظامیہ کا ذمہ ہے۔

(۲۶۲) قاعدہ 1183۔خواتین کے حلقوں میں قانون کی مطابقت میں مقررہ طریقہ یا ہنگامی حالات کے علاوہ سپرنٹینڈنٹ وڈپٹی سپرنٹینڈنٹ کا بھی داخلہ ممنوع ہے۔

---

www.kitabosunnat.com

عدالتی نظیریں وقانونی وضاحتیں

(i) قاعدہ۔1065 جملہ قواعد جیل خانہ جات کی جان ہے۔ قاعدہ نمبر ایک میں رول آف لاء اور قیدیوں سے اچھے سلوک کی ضمانت ہے جبکہ قاعدہ 1065 جیل عملہ کے اچھے رویہ کی ضمانت دیتا ہے۔ اس بارے میں قیدیوں کو نظم وضبط کے اندر رہ کر اپنے انسانی حقوق اور عزت نفس کا جیل عملے کو احساس دلانا چاہیے اور اعلیٰ انتظامیہ کو اسکی خلاف ورزی پر غلط کار عملہء جیل کے خلاف فوری کاروائی کرنی چاہیے۔ جیسا کہ قاعدہ 1106 میں وضاحت سے مقرر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

افسران وملازمان جیلخانہ جات کے فرائض، ذمہ داریاں اور اختیارات (حوالہ وخلاصہ قانون وقواعد)

نمبر شمار	عہدہ دار جیلخانہ	حوالہ قانون جیلخانہ جات 1894ء		حوالہ وخلاصہ پاکستان قواعد جیلخانہ جات 1978ء	
		حوالہ ایکٹ 18914X	خلاصہ قانون جیلخانہ جات 1894ء	حوالہ قواعد 1978ء	خلاصہ پاکستان قواعد جیلخانہ جات 1978
1	انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات	قانون کی دفعات 31,14,5,3,48 ودیگر جملہ ایکٹ پر نگرانی عملدرآمد	صوبائی حکومت کی طرف سے تمام جیلخانہ جات کی نگرانی وتمام قواعد واحکامات پر عملدرآمد	مکمل باب 36 ودیگر جملہ قواعد پر عملدرآمد کی نگرانی	پورے صوبہ کے تمام جیلخانہ جات و جوڈیشل لاک اپس کا پورا انظام بمعہ بجٹ اکاؤنٹ اور جملہ امور کی نگرانی
2	سپرنٹینڈنٹ جیل	دفعات 12,11 معہ دفعہ 6 ، 8 تا 24,14,10 تا 51,48,46,44,36 تا 62,59	سپرنٹینڈنٹ جیل کا تقرر حکومت کریگی ۔ اُسکی ذمہ داریوں اور اختیارات کی تفصیل	مکمل باب 39 کے احکام ودیگر جملہ قواعد برائے عملدرآمد	متعلقہ سنٹرل یا ڈسٹرکٹ جیل کا کنٹرول، بجٹ، اکاؤنٹ، انتظام، الفرام اور جملہ امور عام وخاص
3	جیل میڈیکل آفیسر	دفعات 13 تا 15 معہ 62,59,50,38,35 32,29,26,24,10,9,6	میڈیکل افسر کا تقرر اُسکے فرائض، ذمہ داریاں اور اختیارات کا حوالہ ہے	مکمل باب 44,39 ودیگر جملہ قواعد برائے عملدرآمد	متعلقہ سنٹرل وڈسٹرکٹ جیل کے ہسپتال پوری جیل کی صفائی ستھرائی، خوراک وپانی کا معیار، جملہ بیمار قیدیوں اور فوتیدگیوں کا پورا انظام رپورٹ
4	ڈپٹی سپرنٹینڈنٹ جیل	دفعات 16 تا 19 معہ 57,54,51,41, 38,37,30 26,25,24 ,22,10,9,6	ڈپٹی سپرنٹینڈنٹ کا تقرر بھی حکومت کریگی اُسکی ذمہ داریاں اور فرائض واختیارات کی تفصیل	مکمل باب 44,41 اوردیگر تمام قواعد پر سپرنٹینڈنٹ کی نگرانی میں عمل	سپرنٹینڈنٹ صاحب کی نگرانی اور کنٹرول میں جیل کے جملہ امور کی انجام دہی اور اُنکی عدم موجودگی پر قائم مقام سپرنٹینڈنٹ
5	سینئر اسسٹنٹ سپرنٹینڈنٹ و اسسٹنٹ سپرنٹینڈنٹ ولیڈی اسسٹنٹ سپرنٹینڈنٹ	دفعہ 41,20 معہ دفعات 59,10,9,6	سینئر اسسٹنٹ سپرنٹینڈنٹ کا خاص درجہ ہے۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کا اختیار آئی جی صاحب کو ہے	مکمل باب 46,44,42	سپرنٹینڈنٹ وڈپٹی سپرنٹینڈنٹ کی نگرانی اور کنٹرول میں تفویض فرائض بجالانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

6	میڈیکل سپارڈی نیٹ	دفعہ 59,38,37(12) 17,15,3	ان کے تقرر کا اختیار آئی جی صاحب کو ہے	باب 43 کے حصے وباب 44	میڈیکل آفیسر کی نگرانی مین کام کرنا
7	گیٹ کیپر	دفعہ 59,22, (12) 21	ان کا تقرر سپرنٹینڈنٹ جیل کرتے ہیں	بات 46,45 کے متعلقہ حصے و باب 44 خصوصی طور پر	سپرنٹینڈنٹ صاحب کے احکام کے تحت اور ڈپٹی سپرنٹینڈنٹ کی نگرانی میں ذمہ داریاں پوری کرنا
8	چیف وارڈر، ہیڈ وارڈرز، وارڈرز اور میٹرن وہیڈ میٹرن	دفعہ 59,22, (12) 21	ان کا تقرر سپرنٹینڈنٹ ہیڈوارڈر جیل کرتے ہیں	باب 46,45 کے متعلقہ حصے اور باب 44 خصوصی طور	سپرنٹینڈنٹ صاحب کے احکام کے تحت اور ڈپٹی سپرنٹینڈنٹ کی نگرانی میں ذمہ داریاں پوری کرنا قاعدہ 1066,1065 اور 1106 کی سخت پابندی
9	کلیریکل عملہ	(12)59	تقرر، تنزلی اور ترقی آئی۔جی صاحب کرتے ہیں	باب 50 و کلیریکل عملہ کے قواعد و احکام	سپرنٹینڈنٹ صاحب کے احکام کے تحت اور ڈپٹی سپرنٹینڈنٹ کی نگرانی میں ذمہ داریاں پوری کرنا قاعدہ 1066,1065 اور 1106 کی سخت پابندی
10	ٹیچرز، مذہبی استادہ قیدی ٹیچرز	(12)59	آئی۔جی صاحب معہ سپرنٹینڈنٹ برائے قیدی اور رضا کار ٹیچرز	باب 28 کے متعلقہ قواعد	سپرنٹینڈنٹ صاحب کے احکام کے تحت اور ڈپٹی سپرنٹینڈنٹ کی نگرانی میں ذمہ داریاں پوری کرنا قاعدہ 1066,1065 اور 1106 کی سخت پابندی
11	انسٹرکٹر ٹیکنیکل عملہ و دیگر ملازمان	(12)59	آئی۔جی صاحب اور سپرنٹینڈنٹ ہیڈکوارٹر و متعلقہ جیل	باب 12 اور 28 کے متعلقہ قواعد	سپرنٹینڈنٹ صاحب کے احکام کے تحت اور ڈپٹی سپرنٹینڈنٹ کی نگرانی میں ذمہ داریاں پوری کرنا قاعدہ 1066,1065 اور 1106 کی سخت پابندی
12	ورکٹ سرکاری و غیر سرکاری معاملہ	دفعہ 59,52,42,	حکومت صوبہ (بطور غیر ملازم جیل)	باب 37 اور 38 اور جملہ قوانین وقواعد جیلخانہ جات وغیرہ	قوانین فوجداری، جیل قوانین اور قواعد کے تحت نظام جیلخانہ کی نگرانی

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-۰۰ ج ماڈل ٹاؤن لاہور
فون 2359...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ہیومن رائٹس سوسائٹی آف پاکستان

مرکزی دفتر

احمد آرکیڈ۔161 فیروز پور روڈ لاہور۔ پاکستان

فون: 8-7570257-7226406

فیکس: 7570256 ۔ای میل:.hrsp@yahoo.com

ذیلی دفاتر برائے رابطہ

راولپنڈی/اسلام آباد: ناہیدہ محبوب الٰہی ایڈووکیٹ

کمرہ نمبر2 دوسری منزل اولڈ امریکن سنٹر۔صدر راولپنڈی

فون:5564075 فیکس: 5524632

کراچی: محمد عیسیٰ خان

43۔ایف بلاک نمبر6 پی۔ ای ۔سی ۔ایچ ۔ایس کراچی

فون: 4521593- 4528647

سکھر: عبدالطاہر انصاری ایڈووکیٹ

320۔رامچندر روڈ۔سکھر۔فون: 23659

کوئٹہ: ایم ۔اے سلیم انصاری ایڈووکیٹ

حاجی فتح خاں مارکیٹ کمرہ نمبر5، جناح روڈ کوئٹہ

فون: 844135

لندن: مسٹر احمد شہزاد

106 پارک ایوینو۔نارتھ لندن

این ڈبلیو،10 آئی ۔ایچ ۔یو

فون: 208-4528380

Digitized by Siddiqui Graphics